بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ | ۱۳ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب چند روز سے بعارضہ قے اور دست بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

چوہدری ظہور احمد صاحب ہیڈ کلرک نظارت تعلیم و تربیت کئی روز سے بعارضہ بخار و ضعف قلب بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی ہیرم سے واپس آ گئے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے لحاظ سے بعض ضروری دعائیں

دو ایام کی نزاکت کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہر صاحب عقل و فہم کو پورا احساس ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حالات کی نزاکت کے پیش نظر بارہا احباب جماعت کو متوجہ فرما چکے ہیں۔ کہ ان پرخطر ایام میں دعا ہی ہمارا ہتھیار ہے۔ اور دعا ہی ہماری مشکلات کا واحد علاج ہے۔ اس لئے انہیں بالالتزام انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ اور اپنی زبان میں دعائیں کرنے کے علاوہ خصوصیت سے الہامی دعاؤں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس قسم کی کئی دعائیں حضور متعین طور پر بتا بھی چکے ہیں۔ اور اکثر احباب انہیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن چونکہ بھول جانا انسان کی فطرت میں ہے۔ اس لئے ایسی دعاؤں کی طرف گاہے گاہے احباب کو متوجہ کرتے رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ یہ دجالی زمانہ ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سورہ کہف کی پہلی اور پچھلی دس آیات اگر کوئی شخص پڑھ لیا کرے۔ تو وہ دجالی فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے جن دوستوں کو توفیق ملے۔ وہ اس سورہ کی پہلی اور آخری دس آیات کو حفظ کریں۔ اور جو حفظ نہ کر سکیں۔ وہ روزانہ قرآن شریف کو کھول کر ان آیات کو پڑھ لیا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ اس دجالی فتنہ سے ان کو اور سب جماعت کو محفوظ رکھے۔ پھر روزانہ کوئی ایک نماز مقرر کر لی جائے۔ جس میں بالجہر یا بالسر دل میں یا بلند آواز سے امام اور مقتدی اکٹھے یا الگ الگ التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور ہماری جماعت کا ہر فرد ان دعاؤں میں حصہ لے۔ بے شک اپنی زبان میں بھی دعائیں کی جائیں۔ مگر ان دعاؤں پر زور دیا جائے۔ جو الہامی ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ نے مشکلات کو دور کرنے کے لئے بتائی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے بتایا تھا۔ کہ ایک جامع دعا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔ اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی وحی کے ذریعہ نازل ہوئی ہے وہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ہے۔ دوسری دعا جس پر ان ایام میں خصوصیت سے زور دینا چاہیئے۔ وہ ہے۔ جو سورۃ بقرہ کے آخر میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اس زمانہ میں حالات کے لحاظ سے یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے۔ اور ہماری جماعت کو التزام کے ساتھ یہ دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔

پھر حضور نے بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بعض دعائیں الہام کے ذریعہ بتائی گئی ہیں۔ جن کو یاد رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ان میں سے دو دعائیں ایسی ہیں۔ جو خاص طور پر اس زمانہ کے لئے ہیں۔ یعنی (۱) رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ اور (۲) یا حفیظ یا عزیز یا رفیق

حضور نے بالتفصیل بتایا تھا۔ کہ یہ دونوں دعائیں ایک دوسرے کی ترجمان ہیں۔ پھر حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس دعا کو رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

۱۹۴۲ء میں حضور نے ایک رؤیا دیکھا تھا کہ دنیا میں ایک بہت بڑا طوفان آیا ہے جس سے چاروں طرف تباہی اور بربادی واقعہ ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ پانی بڑھتے بڑھتے اس مکان کے قریب آ گیا ہے جس میں ہم ہیں۔ اور ہم سب اس کی چھت پر چڑھ گئے ہیں۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشرق کی طرف سے تیزی کے ساتھ دوڑتے چلے آتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ تم سب یہ دعا کرو کہ اللھم [illegible] اُمتک بمسیحک اور کبھی فرماتے ہیں نبیک تب تم اس عذاب سے بچ سکو گے (حضور کا یہ رؤیا ۲۳ دسمبر ۱۹۴۲ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے) یعنی اے میرے رب میں تیری ہدایت کے اس رستہ پر چل رہا ہوں۔ جو تیرے مسیح نے ہمیں دکھایا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ میں اس جماعت میں شامل ہوں۔ جو تیرے مسیح کی جماعت ہے۔ ۲۴ اپریل ۱۹۴۲ء کو حضور نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ میں سمجھتا ہوں یہ اس موقعہ کے مناسب حال ہے۔ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ یہ سب دعائیں خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام سے ماخوذ ہیں۔ اور ایک خزانہ ہیں۔ جو اس کے بندوں کو ملا ہے۔ لوگ اپنے طور پر تلاش کرتے پھرتے ہیں کہ کوئی ان کو خزانہ مل جائے۔ کوئی کیمیا کی جستجو کرتا ہے کوئی جنوں کو اپنے قابو میں لانے کی کوشش کرتا ہے مگر جو سچا اور حقیقی ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امداد اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا اس کو لوگ بھول جاتے ہیں۔

پس احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ حضور کے ان ارشادات کو ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہوں۔

دعاؤں کے سلسلہ میں ایک خاص اور بہت ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے محسن اور پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعاؤں کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے پچھلے دنوں اس بارہ میں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد بھی احباب الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہ ارشاد بعض دوستوں کے خوابوں کی بنا پر تھا۔ علاوہ ازیں ہمارے سلسلہ کے بعض مبلغ ایسے ممالک میں ہیں جن پر دشمن کا قبضہ ہے اور ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں پھر بعض مجاہد بھائی ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ جو جنگ میں شامل ہیں۔ اور جہاں ان دنوں رہنا خطرات سے خالی نہیں

حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ انگلستان کی قرار داد

لنڈن ۱۰ مئی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے یہاں ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالسلام۔ عبدالخالق صاحب نیازی اور میں نے حضرت مولانا صاحب مرحوم کے متعلق تقریریں کیں۔ اس کے بعد حسب ذیل قرار باتفاق آراء پاس ہوئی

احمدیانِ انگلستان کا یہ جلسہ حضرت مولوی صاحب موصوف کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ اور مرحوم کے دیگر متعلقین کے ساتھ اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

صوبہ سندھ میں مالیوں کی ضرورت

ایسے میٹرک پاس احمدی نوجوان جو باغ کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور اپنے آپ کو مالی کے کام کے لئے ٹرینڈ کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ان کے لئے کام کا نادر موقعہ ہے۔ ان کو مبلغ ۲۵ روپے ماہوار سے ۴۰ روپے ماہوار تک تنخواہ دی جائے گی۔ دیگر سہولتیں اس کے علاوہ ہوں گی۔ ان کو ایک سال تک لائل پور میں مالی کا کام سیکھنا ہوگا۔ لہٰذا دسویں جماعت پاس دوست بہت جلد اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش فرمائیں۔ لائل پور میں مالی کلاس کا داخلہ بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ضروری اطلاع

مقدمہ صوفی عطاء محمد صاحب مدعی بنام سید محمد ولد مولوی محمد علی صاحب مرحوم ساکن لاہور وکیرے بیگم زوجہ سید محمد صاحب مدعا علیہما کی تاریخ ۲۶ مئی بروز جمعہ مقرر کی گئی ہے۔ فریقین مہمان خانہ قادیان میں جناب میر محمد اسحٰق صاحب و مولوی ارجمند خان صاحب کے روبرو پیش ہوں۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔ ناظم قضاء

معربی تہذیب و تمدّن

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

جنت جو ہے شیطان نے دنیا میں بنائی
یہ مغربی تہذیب و تمدّن ہے وہ جنت
دلگیر میں اک پیر ہو۔ اور دوسرا باہر
فردوس کی غیرت ہے خداوند کو اتنی
ہے جنتِ دجّال فنا ہونے کو تیار
اسلامی تمدّن کو خدا کر دیگا غالب
برکت سے مسیحا کی کہ پلٹیگا زمانہ

شداد نمط اُس کی ہی چوکھٹ پہ مریگا
تکمیل نہ پائے گی کہ خود کوچ کریگا
یوں خلق کی عبرت کا وہ سامان کریگا
دنیا میں ہی پس جائیگا جو نقل کریگا
اُڑ جائیگا سب ٹھاٹھ۔ جونہی بمب پڑیگا
تب جا کے کہیں درد یہ دنیا کا مٹیگا
اور برف کی مانند یہ شیطان گلیگا

آثار نظر آتے ہیں یہ اب۔ کہ زمیں پر
عیسیٰ ہی رہے گا۔ نہ کہ دجّال رہیگا

نوٹ:۔ مغربی تہذیب کا یہ مطلب ہے۔ کہ مغربی اقوام اپنے لئے اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کئے بغیر ایک ایسی جنت اور آرام کی جگہ بنا رہی ہیں۔ جس میں عیش ہی عیش ہو۔ مال۔ دولت گانا۔ ناچنا۔ عیاشی۔ شراب۔ جوا۔ رزقِ وافر۔ ہر طرح کے آرام۔ غلبہ حکومت۔ نعمتیں اور لذتیں حاصل ہوں۔ اور ان کے سوا دوسری اقوام گویا اس بہشت سے نکالی جا کر جہنمی زندگی بسر کرتی رہیں۔ برخلاف اس کے اسلامی تمدّن مساوات یعنی ہمہ یاراں در جنّت کا سبق دیتا ہے۔ اور عقبیٰ میں ایک دائمی جنّت اور غیر مکدّر عیش کا وعدہ کرتا ہے۔ بشرطیکہ بندہ دنیا کی جنتوں میں منہمک نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے ؁

خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا طریق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو احباب جماعت کو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ اور لجنات اماء اللہ کی صورت میں منظم فرمایا ہے۔ اس تنظیم کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم سے احباب کو واقف کیا جائے۔ اور دینی مسائل سکھائے جائیں اور یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ جس کی طرف احباب جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ معانی اور مطالب سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر۔ رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے۔ ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ ہم تمہارے گنہگار بندے ہیں۔ اور نفس غالب ہے۔ ہم کو معاف کر۔ اور دنیا اور آخرت

موضع ہیرم ضلع ہوشیارپور میں مناظرہ

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۴۳ء کو موضع ہیرم متصل ڈھڈہ ریلوے سٹیشن مکیریاں لائن میں غیر احمدی صاحبان سے صبح آٹھ بجے سے آٹھ بجے شام تک وفات حیات مسیح اور ختم نبوت کی حقیقت پر مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ ارد گرد کی جماعتیں ضرور شامل ہوں۔ نیز میاں نور محمد صاحب ساکن ہیرم سے مناظرہ کے انتظام میں ہر طرح تعاون فرمائیں ؁ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مولوی فاضل اچھے علم والے مبلغ کی ضرورت ہے جو نہایت دیندار راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار۔ اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھلانے والا عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ مئی ۱۹۴۳ء یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں ؁ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی دُعاؤں کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکریہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند نسبتی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی سندھ میں اراضیات ہیں۔ گزشتہ سالوں میں انہیں بعض مالی خسارے ہوئے۔ مگر اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے گزشتہ تمام نقصانات کی تلافی فرما کر ان کی پوزیشن کو مضبوط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ادا کرنے اور اپنے کارکنوں کو انعامات دینے کے لئے آپ نے ۲۷- اپریل کو نصرت آباد اسٹیٹ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس میں ایک تقریر فرمائی۔ جو معزز معاصر "الحکم" میں مفصل شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جو دوسروں کے لئے کئی لحاظ سے مفید ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ذیل میں اس تقریر کے ضروری حصے درج کئے جاتے ہیں۔ نواب صاحب موصوف نہایت مخلص اور مخیر بزرگ ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بیش از بیش برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے

آپ نے فرمایا۔ کہ یہ جلسہ آج اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ نصرت آباد اسٹیٹ میں فصل نہایت شاندار ہوئی ہے۔ اس لئے پہلے رب العزت والعرش کا شکریہ ادا کیا جائے۔ پھر ان کارکنوں کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے میری امداد کے لئے مجھے دیا ہے۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ وعلیٰ والدیّ وان اعمل صالحاً ترضٰہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ جب میں نے ۱۹۳۳ء کے شروع میں نواب شاہ میں رقبہ حاصل کیا اور سندھ کے حالات پر نظر دوڑائی۔ تو کیا بلحاظ قابلیت اور کیا بلحاظ بدنی استعداد میں نے اپنے آپ کو زمیندارہ کام کے بالکل نا اہل پایا۔ لیکن میں ضرورت مند تھا میں نے یہ کام ضرور کرنا تھا۔ اس لئے میں نے اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اپنی جبین اس رحیم و کریم ہستی کے آستانہ پر رکھ دی۔ جو ہر ایک بے کس بے بس انسان کا سہارا اور آسرا ہے۔ میں نے عرض کی۔ اے میرے اللہ۔ مجھے دماغ دے۔ کہ میں اس کام کے کرنے کی عقل و سمجھ نہیں رکھتا اے میرے مولےٰ مجھے بازو دے۔ جو کہ اس کام کے کرنے میں میری امداد کر سکیں اے قادر توانا۔ مجھے پاؤں دے۔ جو کہ میرے لئے چلیں۔ کیونکہ میں کمزور ہوں اللہ تعالیٰ نے میری اس دُعا کو سنا اور

قبول فرمایا۔ آج ۱۹۴۳ء ہے۔ دس سال گزر چکے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ میری ذات نے اس کام کی سرانجام دہی میں کیا کام کیا ہے۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے میرے رقبے کے نتائج دوسرے رقبوں سے اچھے نہیں۔ بلکہ بہتر رہتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عجیب در عجیب رنگ میں میری مشکلات کو دُور کیا۔ مجھے ہر رنگ میں نوازا۔ میری اس قدر پردہ پوشی فرمائی۔ جس کا اندازہ سوائے میری ذات کے کوئی نہیں لگا سکتا۔ میرے پیارے رب کے رحم و کرم کا اندازہ آپ لوگوں کو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ میرے اندرونی حالات کا آپ کو علم ہو۔ اور ان مشکلات کا آپ کو علم ہو جن میں سے میں ایک وقت گزرا تھا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپا ہوا ہے۔ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اپنی پردہ دری خود کروں۔ آپ صرف ان نوازشات کو دیکھ کر میرے ساتھ شکریہ میں شامل ہوں۔ جن کو میرا رب مجھ پر پیہم برسا رہا ہے۔ جب میں نے نواب شاہ سے یہاں آنے کے لئے استخارہ کیا۔ کہ کیا میں اس رقبہ کو حاصل کروں۔ یا نہ۔ تو اس دُعا اور استخارہ کے نتیجہ میں میں نے ایک لرزا دینے والی آواز سُنی۔ جو کہ میرے اپنے وجود میں پیدا ہو رہی تھی۔ کہ تعزّ من تشاء وتذل من تشاء ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ اس رقبہ کو لینے کے بعد کس قدر مایوس کن

حالات پیش آئے۔ وہ لوگ جو اس وقت میرے ساتھ تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس قدر مشکلات کا سامنا تھا۔ بسا اوقات میں خود یہ محسوس کرتا تھا۔ کہ میں سندھ میں نہ رہ سکوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وُہ مجھے عزت دے گا۔ اور اپنی قدرت نمائی دکھائے گا۔ میری ہر ایک دقت اور مصیبت میرے لئے ایک سیڑھی تھی۔ جو کہ مجھے رفعت اور بلندی کی طرف لے جاتی رہی۔ اس زمانہ میں میرے پیارے مولےٰ نے اپنی رحمت اور شفقت کا سلوک نہیں چھوڑا۔ بار بار مجھے اور میری بیوی کو بشارات دے کر میری ڈھارس بندھاتا رہا ہے۔ ۱۹۳۸ء میں ہماری اسٹیٹ گورنمنٹ کی ۶۰ ہزار روپیہ کی مقروض تھی۔ مزید برآں میں کاٹن کی تجارت کر بیٹھا مجھے اس میں ساٹھ ہزار روپیہ کا مزید نقصان ہو گیا۔ حالات نہایت مایوس کن تھے۔ میری بیوی نے اس وقت خواب میں دیکھا۔ کہ میں کہہ رہا ہوں۔ کہ نقصان میرے حق میں بہتر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ نمائی دیکھو۔ چھ ماہ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے میری لیس کی توسیع مزید پانچ سال کے لئے کرا دی۔ اور اس کے علاوہ دہلی میں مجھے سپلائی کا کام مل گیا اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے وہ تمام کا تمام بار ایک سال کے اندر دُور ہو گیا۔ الحمد للہ لیس کی توسیع اس سال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے جو فائدہ ہو گا۔ وہ بہتری ہی بہتری ہے۔ اس کے علاوہ سپلائی میں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ میرے لئے بہتر ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی ذرہ نوازی سے کیا اس خواب کو پورا کیا۔ پھر انہی دنوں میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یہ مصیبت اور مشکلات تیری کسی ناراضگی کا موجب تو نہیں۔ اگر میری کوتاہی کی وجہ سے ہیں۔ تو مجھے آگاہ کر۔ تا میں اپنی اصلاح کروں۔ میرے پیارے مولےٰ نے ایک رات میری زبان پر یہ الفاظ جاری کئے۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عروج و زوال انسان کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔ وہ نہ تجھ پر ناراض ہوا ہے۔ اور نہ تجھ کو اس نے چھوڑا ہے

تیری آخرت تیری پہلی سے بہتر ہوگی عنقریب تیرا رب تجھے اس قدر دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا۔ یہ الفاظ میں نے اس وقت سُنے جبکہ یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود میرے لئے تنگ تھی۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی۔ لیکن میں ان مشکلات اور مصائب میں ایک پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کا امیدوار تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل اسی کی ذرہ نوازی اور عنایت سے میں قدرت رکھتا ہوں۔ کہ اس تمام رقبہ کو خرید سکوں۔ اب دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے۔ کہ اس نے صرف مجھے دُنیا ہی نہیں دی۔ بلکہ اپنے بے شمار رحم اور کرم فرما کر حقیقی معنوں میں مجھے عبد اللہ بنا دیا۔ آج میرا دل شکریہ اور اس کی محبت سے لبریز ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ جو کچھ میرا ہے وُہ سب اس کی خاطر قربان ہو جائے۔ اور میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں۔ میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق دے۔ در اصل عملی طور سے بھی الٰہی۔ میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ میری ساری کوشش اور محنت صرف اس لئے ہے۔ کہ اس پاک وجود کے جگر پارے آرام پائیں۔ جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے میرے دونوں بچے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ میں یہاں اس لئے کام کر رہا ہوں۔ کہ وہ خدا اور رسُول کے چمن کے مالی بنے رہیں وُہ اپنے روزگار کی فکر سے آزاد رہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے بندے بنے رہیں انکو کسی غیر کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے جبکہ وُہ خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہیں اللہ تو خود ان کا کارساز ہو گا۔ مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے رحم میں سے وُہ بہتر ہے۔ کہ جو اپنی اولاد کو آسودگی اور خوشحالی کی حالت میں چھوڑ جاتا ہے بہ نسبت اس کے جو تنگی اور فلاکت کی حالت میں ان کو چھوڑے یہ سب میری کوششیں اللہ اور اس کے رسُول اور اس کے دین کے لئے ہیں۔ پس وُہ کارکن یا معاونین جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی ہے اگر وُہ بھی اس کام کو اسی جذبہ اور اسی نیت کے ساتھ کریں گے جس کا میں نے اظہار کیا ہے تو یقیناً یقیناً وہ نہ صرف مالی منفعت ہی حاصل کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے مورد ہوں گے

لنڈن ۱۰ مئی۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزیرہ نما کیپ بون کی اتحادی بحری اور ساحلی فوجوں نے ناکہ بندی کر لی ہے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ ہالینڈ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ کرفیو آرڈر بھی لگ گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ جنرل جیرو نے الجیریا ریڈیو پر فرانس کے نام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیزرٹا اور ٹیونس کو آزاد کرا کر اتحادی اور فرانسیسی فوجوں نے ایک ایسے ملک میں پہلی فتح حاصل کی ہے۔ جو فرانس کی حفاظت میں تھا۔ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ جرمن فوجیں ناقابل شکست نہیں ہیں۔ آج ہم نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ فرانس ابھی مرا نہیں۔ اور اس کی رُوح پر کبھی کسی کا قبضہ نہیں ہوا۔ مٹھی بھر بہادر فرانسیسیوں نے ملک کی عظمت گذشتہ کو قائم رکھا ہے۔

بمبئی ۱۰ مئی۔ گورنمنٹ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے ایک شخص مہادیو مارتنڈ اور اس کے ساتھی سرکاری جائیدادوں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔ انہیں گرفتار کرنے کے لئے ضلع دھارواڑ کے ایک گاؤں میں مالیانہ کی فراہمی کا ایک مرکز کھولا گیا۔ اور پولیس کے دس چیدہ اشخاص کو اس مرکز کی حفاظت پر مامور کیا گیا۔ ایک دن مہادیو مارتنڈ نے اپنے دیگر ۲۱ ساتھیوں کے ہمراہ اس مرکز پر ہلّہ بول دیا۔ ایک کانسٹیبل نے فوراً بندوق چلادی۔ جس سے اس جتھے کا لیڈر مارتنڈ ہلاک ہوا۔ پیشتر اس کے کہ یہ سپاہی دوبارہ گولی چلا سکے۔ حملہ آوروں نے اس پر بم پھینکا۔ جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس تصادم میں آٹھ پولیس والے مجروح اور تین حملہ آور ہلاک ہوئے۔ باقی ماندہ تعاقب کے باوجود بھاگ گئے۔ پولیس نے ایک بیل گاڑی پر بھی قبضہ کیا۔ جس میں بندوقیں اور اسلحہ جات تھے۔

ماسکو ۱۰ مئی۔ بحیرہ اسود سے لے کر بحر منجمد شمالی تک دو ہزار میل لمبے محاذ کے اہم مقامات پر جرمن بھاری فوجیں جمع کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ میدان جلد ہی گرم ہونے والا ہے۔

امرتسر ۱۰ مئی۔ چاندی ۱۳۴-۰-۰ سونا ۹۷-۰-۰ پونڈ ۶۵-۰-۰ روپے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امرتسر ۱۰ مئی۔ خشخاش ۰/۸/۲۶ تا ۰/۰/۲۷ لونگ ۰/۰/۹۸ دار چینی ۰/۰/۳۹ گھماں ۰/۰/۳۷ ریٹھے ۰/۴/۸ سپاری ۰/۰/۷۵ مرچ سیاہ ۰/۰/۶۰ الائچی ۰/۷/۱۲ تا ۰/۰/۸ گری مٹھی ۰/۸/۳۰ گری جٹ ۰/۸/۳۱ اجوائن ۰/۰/۱۱ سونف ۰/۸/۱۵ تا ۰/۰/۱۶ سونف نئی ۰/۰/۲۷ تا ۲۸ ہلدی پسی ہوئی ۰/۰/۱۳ تا ۰/۰/۲۲ مرچ لال پسی ہوئی ۳۰ تا ۲۵ روپے۔

لائلپور ۱۰ مئی۔ توریہ ۰/۸/۱۳ تیل ۰/۰/۳۱ گڑ ۰/۸/۱۱ شکر ۰/۰/۱۴ بنولہ خالص ۰/۴/۷

لنڈن ۱۰ مئی۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی۔ امریکن اور برطانوی فوجوں نے ۸ نومبر سے لے کر ۹ مئی تک ۶۴ ہزار محوری سپاہیوں کو جنگی قیدی بنالیا ہے۔ اس عرصہ میں ۳۲ ہزار جرمن اور اطالوی سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ۳۳۰ اطالوی اور جرمن ٹینک برباد ہوئے۔ پانچسو توپوں کو قبضہ میں کر لیا گیا۔ ۴۵۰۰ مختلف قسم کی لاریاں اور موٹریں تباہ کر دی گئیں۔

ملاپ ۱۲ مئی نے حسب ذیل خبر شائع کی ہے:۔ "لنڈن ۱۰ مئی۔ غیر جانبدار ملکوں کے ڈپلومیٹک اور فوجی حلقے ہٹلر اور اس کے جرنیلوں کی حال ہی کی کانفرنس کے نتیجہ میں ساری لڑائی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی کے امکانات پر بحث کر رہے ہیں۔ یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ جرمن جنرل سٹاف نے گرمیوں میں روس میں جارحانہ کارروائی شروع کرنے کی بجائے تمام فوجوں کو مغرب میں اکٹھا کرنے اور برطانیہ پر حملہ کی نئی کوشش کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس تجویز کی ایک تفصیل یہ ہے۔ کہ ہٹلر اور اس کے جرنیل محسوس کرتے ہیں کہ اس سال گرمیوں میں رُوس کا خاتمہ نہیں ہو سکے گا۔ اس سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کا برق رفتار حملوں کا سب سے بڑا ماہر جنرل گڈیرین سردیوں کے دنوں کسی خفیہ حملہ کیلئے اپنی تجاویز اور تیاریوں میں مصروف رہا ہے۔"

کلکتہ ۱۰ مئی۔ ایک مقامی اخبار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں یہودیوں کا وطن بنانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اس تجویز کے مطابق دنیا کے ۴۰ فیصدی یہودیوں کو ہندوستان میں آباد کیا جائے گا۔ اور ان کی رہائش اور ذریعہ معاش کے لئے دس کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کمپنی کھولی جائیگی۔

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ مسٹر چرچل یہاں پونچ گئے ہیں۔ اور مسٹر روز ویلٹ سے ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کئی ایک فوجی اور بحری ماہرین بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ سب کے نام ظاہر نہیں کئے گئے۔ مگر امریکن ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر چرچل کے ساتھ لارڈ بیور بروک بھی ہیں۔ آپ نے یہاں پونچتے ہی مسٹر روز ویلٹ سے ملاقات کی۔ آپ جب تک یہاں رہینگے۔ مسٹر روز ویلٹ کے مہمان رہیں گے۔ آغاز جنگ کے بعد مسٹر چرچل کی یہ مسٹر روز ویلٹ کے ساتھ پانچویں ملاقات ہے۔ چار ماہ ہوئے کاسا بلانکا میں دونوں کی چوتھی ملاقات ہوئی جو دس روز جاری رہی تھی۔ مسٹر چرچل کے اس سفر کی خبر کو مخفی رکھنے کے لئے بہت احتیاط کی گئی۔ مسٹر چرچل نے روانگی سے ایک روز قبل ملک معظم کے ساتھ بکنگھم پیلیس میں لنچ کھایا۔ اور سفر کی اجازت حاصل کی۔

دہلی ۱۲ مئی۔ اب غیر فوجی سامان تبت کے رستہ سے چین جا سکے گا۔ کئی ماہ کی بات چیت کے بعد حکومت تبت نے اس کی اجازت دے دی ہے۔

پشاور ۱۲ مئی۔ فرنٹیئر اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر سردار اورنگ زیب خاں کو ۲۳ ممبروں کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ ممبروں کی کل تعداد ۳۵ ہے۔ اُمید ہے آپ کل گورنر سے ملاقات کریں گے اور وزارت بنانے کی تجویز کرینگے۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹیونیشیا میں دشمن کے بچے کھچے سپاہی اب دو حصوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور ہتھیار ڈالنے شروع کر دئے ہیں۔ دشمن کی جو فوجیں کیپ بان میں گھری ہوئی ہیں۔ ان میں سے بیس ہزار سپاہی پکڑے جا چکے ہیں۔ اور جوں جوں اتحادی آگے بڑھتے ہیں۔ دشمن کے سپاہی ہتھیار ڈالتے جاتے ہیں۔ مشرق میں اتحادی فوج اٹھارہ میل تک اس جزیرہ نما کے اندر جا گھسی ہے۔ دشمن اب صرف کنارہ کی دو سڑکوں کے درمیانی علاقہ میں کچھ مقابلہ کر رہا ہے۔ اتحادی طیارے بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ اور برطانی بیڑا بھی ساحل کے ساتھ نگرانی میں مصروف ہے۔ کل دشمن کے تین جہاز جو بچ کر نکل جانا چاہتے تھے ڈبو دئے گئے۔ اور ان میں جو سپاہی سوار تھے۔ وہ پکڑے گئے۔ ان میں ایک جرمن جرنیل بھی ہے۔ جنرل جیرو کی فرانسیسی فوج دشمن کی بچاؤ کی لائن میں جا گھسی ہے اور دشمن نے صلح کی درخواست کی ہے۔ فرانسیسی کمانڈر نے انہیں غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیا ہے۔ جو اگر نہ مانا گیا۔ تو ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ جرمن اب تک انفیڈاویل کے سامنے آٹھویں فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر رسد اور کمک کے سب رستے ان کے لئے بند ہو چکے ہیں۔ اور اس لئے سپاہیوں میں افرا تفری پھیل چکی ہے۔ جب سے ٹیونیشیا کی آخری لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن کے جو سپاہی اب تک پکڑے گئے ہیں۔ ان کی صحیح تعداد تو ابھی معلوم نہیں ہوئی۔ تاہم اندازہ ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء سے اب تک کل چار لاکھ ۷۰ ہزار سپاہی اور افسر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن میں زیادہ تر جرمن ہیں۔ کل دو سو اتحادی جہازوں نے جن کے ساتھ ایک سو سے زیادہ شکاری ہوائی جہاز تھے۔ کیپ بان کی نزدیک ترین اطالوی بندرگاہ مسالا پر زبردست حملہ کیا۔ پالرمو اور سسلی کے دیگر اڈوں پر بھی بمباری کی گئی۔ پلرمو پر جو حملہ چند روز ہوئے کیا گیا تھا۔ اسکے نتیجہ میں بندرگاہ کے رقبہ کی تمام عمارات پیوند خاک ہو گئیں۔

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ امریکن وزیر بحر کرنل ناکس نے ٹیونیشیا میں کامیابی پر اتحادی فوجوں کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ ہوائی جہازوں نے دشمن کے رسد اور کمک کے انتظامات میں جو گڑبڑ پیدا کی۔ اُسے بھی آپ نے سراہا ہے۔ آپ نے کہا۔ بحیرہ روم کا رستہ کھلا رہنے سے اتحادیوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ ہمارے جہازوں کو پانچ ہزار میل

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام ... قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

اور مغربی علوم کی چند کتابیں پڑھ کر ہی ایک لڑکی مکمل ماں بن سکتی ہے؟ دینیات کی تعلیم میں علاوہ قرآن شریف، احادیث اور دینی کتب کے بچوں کی تعلیم و تربیت۔ خانہ داری۔ سلائی۔ کپڑوں کی دھلائی۔ گھر کا رکھ رکھاؤ وغیرہ۔ سب مضامین شامل ہیں۔ جو ایک لڑکی کو مکمل ماں بنانے کے لئے ضروری ہیں بچے کو پیدا ہوتے ہی اس بات کی ضرورت تو نہیں ہوتی۔ کہ وہ سوسائٹیاں بنائے اور سیاسیات میں دخل دے۔ بلکہ اسے تو ایسی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کے لئے آئندہ عمدہ سوسائٹیاں بنانے میں مفید ثابت ہو سکے۔ اگر ایک ماں اپنے بچے کو قرآن شریف پڑھاتی ہے۔ سچ بولنے کی تعلیم دیتی ہے۔ دینی مسائل سے آگاہ کرتی ہے۔ انبیاء و خلفاء کے اخلاق فاضلہ سُناتی ہے۔ تو یہ باتیں اس کے دل میں ایک میخ آہنی کی طرح گڑ جائے گی۔ اور وہ بچہ جہاں جائے گا۔ ان اثرات کو لیتا ہوا جائے گا۔ اور یقیناً بُری سوسائٹی سے محفوظ رہے گا۔ یہی دینیات کی تعلیم ہے۔ اور یہی دینیات کی تعلیم ہے اور یہی اس کا مقصد ہے۔

خاکسار اہلیہ مرزا عزیز احمد صاحب لاہور

ایسے زمیندار احباب کے لئے ۳۰ رجون کی تاریخ مقرر ہے۔ تاہم بڑے بڑے زمیندار بھی ۳۱ رمئی تک چاہیں تو وعدہ ادا کر سکتے ہیں۔ پس جہاں شہری جماعتوں کے کارکن اور افراد کوشاں رہیں۔ کہ ۳۱ رمئی تک وعدہ ادا کر دیں۔ وہاں زمینداروں اور تاجروں کو بھی ۳۱ رمئی تک اپنا چندہ ادا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

مبارک ہیں وُہ جو خدا تعالےٰ کے دئیے ہُوئے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۵ ردسمبر ۱۹۳۹ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ "وہ زمیندار جو ترستے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کاش روپیہ ہوتا۔ تو ہم بھی تحریک جدید میں حصہ لے سکتے۔ اب ان کو بھی خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ ان فراخی کے ایام سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ثواب کا یہ موقعہ رائیگاں نہ جانے دیں۔ بلکہ اگر ہو سکے۔ تو پچھلی کمی کو بھی پُورا کرنے کی کوشش کریں۔

اگر جنگ نے طول پکڑا۔ اور جیسا کہ حالات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ جنگ لمبی چلے گی۔ تو لازماً قیمتیں اس سے بھی زیادہ بڑھ جائیں گی۔ اور گو گورنمنٹ نرخ کو گرا کر بھی رکھے۔ تو بھی زمینداروں کو دو گنا سے لیکر ۳ گنا تک قیمت مل جایا کرے گی۔ پس زمینداروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے دل کی حسرت نکالیں۔ اور تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مبارک ہیں وُہ جو خدا تعالےٰ کے دیے ہوئے موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہیں"۔

زمیندار دوستو! خدا تعالےٰ نے آپ کے لئے کئی سال کے بعد یہ موقع عطا فرمایا۔ آج کل آپ کی آمدنی بہت بڑھ گئی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ اور اسی نیت سے آپکو اپنی تحریک جدید کی قربانیوں میں اضافہ کر کے رضاء الٰہی حاصل کرنی چاہیئے۔ چونکہ مئی میں اکثر حصہ فصل کا نکل آتا ہے۔ اگر زمیندار دوست کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ کہ ہم نے بھی اپنا وعدہ ۳۱ رمئی تک ادا کر دینا ہے۔ تو امید ہے۔ کہ اکثر حصہ اس عزم میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو جائیگا بعض بڑے بڑے زمیندار جن کی فصل جون کے شروع یا نصف میں نکلتی ہے۔ مگر

بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزوں کی کارگذاری

لنڈن ۲۳ ر اکتوبر سے اپریل تک چھ مہینوں میں بحیرۂ روم میں صرف برطانی آب دوزوں نے محوریوں کے ۱۴۰ جہاز غرق کئے ہیں۔ ان میں ۱۸ جنگی جہاز ہیں۔ اور ۱۲۲ مال لے جانے والے۔ اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بحیرۂ روم کے پُرسکون سمندر میں آب دوزوں کے لئے جہازوں پر کامیاب حملہ کرنا آسان نہیں۔ مزید براں اٹلی اور سسلی کے اڈوں سے شمالی افریقہ کا ساحل زیادہ دُور نہیں۔ مثلاً سسلی سے ٹیونس تک ۱۲۰ میل بحری سفر محوری جہاز رات کے ۸ بجے اور صبح کے ۴ بجے کے درمیان اندھیرے میں ۸ گھنٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ اور رات کی تاریکی میں آب دوزوں کے لئے اقدامات آسان نہیں ہوتے اس کے باوجود ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء میں برطانی آب دوزوں نے ۳۰ فیصدی محوری جہاز بحیرۂ روم میں غرق کئے۔ اور ۸ فیصدی کو شدید نقصان پہنچایا۔ اس طرح رومیل کو شمالی افریقہ کی جنگوں میں جس قدر سامان ضروری تھا۔ اس میں سے صرف ساٹھ فیصدی اُسے پہنچ سکا۔ ایک اندازہ کے مطابق رومیل کی فوجوں کی روزانہ کھپت ۴ ہزار ٹن سامانِ جنگ تھی۔ رومیل کو خاص کر پٹرول کی قلت نے پریشان کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسے العالمین اور الاغیلہ کے درمیان ۵ سو ہوائی جہاز چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ کیونکہ پٹرول لے جانیوالے ٹینکر جہاز یا تو پہنچ نہ سکے۔ اور یا بعد از وقت پہنچے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

عمدہ موقع کی زمین قابل فروخت ہے؟

محلہ دارالفضل میں ہائی سکول۔ گرلز سکول۔ ہسپتال وغیرہ سے بالکل قریب اور حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم کے مکان کے عقب کیطرف ۲۴ مرلہ کا ایک ٹکڑہ اراضی قابل فروخت ہے جس کے دو طرف بیس فٹ اور دس فٹ کی دو گلیاں ہیں۔ خواہشمند احباب ملک صلاح الدین ایم-اے [illegible] قادیان سے خط و کتابت کریں۔

تقسیم انعامات کے بعد اب میں پھر اپنے کارکنوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ پہلے میں اپنے آپ کو اور پھر اپنے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس انسان پر اللہ تعالےٰ زیادہ انعام کرتا ہے۔ اس کی ذمہ واریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔ آج ہم پر رشک کی نظریں پڑ رہی ہیں۔ بسا اوقات ایسے وقت میں ایک چھوٹے ظرف کا انسان فخر و غرور کا شکار ہو جاتا ہے اپنے آپ کو بہتر دوسروں کو حقیر تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ پس اس فضل کو جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر کیا ہے۔ اس کو اللہ تعالےٰ کا محض انعام تصور کرو۔ اللہ تعالےٰ شاہد ہے کہ اس رحمت اور برکت کو میں نے کبھی اپنی ذات کی طرف منسوب نہیں کیا۔ مجھ پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ یہ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی دعاؤں کی طفیل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے قلب میں میرے لئے پیار و محبت پیدا کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ وہ خود بھی دعائیں فرماتی تھیں۔ بلکہ ہر ایک کو کہتی تھیں۔ کہ عبد اللہ خاں کے لئے دعائیں کرو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے بعد میری گردن جذبات شکر اور محبت سے ان کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ میری والدہ بیگم میں چار یا پانچ سال کا تھا فوت ہو گئی تھیں۔ میں ماں کی محبت سے بے خبر تھا۔ لیکن میرے ودود درؤف مولا نے حضرت اماں جان کے وجود میں مجھے بہترین ماں اور بہترین ساس دی۔ میں نے آج تک اس رقبہ کو حضرت اماں جان کا عطیہ تصور کیا۔ بلکہ اس جہیز کو جز خیال کیا۔ جو انہوں نے اپنی لڑکی کو دیا۔ میں نے اسی جذبہ شکر و محبت کی وجہ سے اس رقبہ کا نام نصرت آباد آپ کی اجازت سے آپ کے نام مبارک پر رکھا ہے۔ اس لئے یہ حضرت اماں جان کا عطیہ ہے۔ ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب آپ لوگ خود ہی سمجھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے آئی ہوئی چیز کس قدر بابرکت ہو سکتی ہے جب کبھی بھی کوئی دقت پیش آئی۔ میں حضرت اماں جان کے حضور دعا کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ وہ نہائت تڑپ سے میرے لئے دعائیں فرماتی ہیں۔ اس لئے یہ سب خیر و برکت یہ وسیع امانت کے بٹنے یہ کوشش اور محنت کے مجھے حضرت اماں جان کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ پس اگر میں یا کوئی اور اس خیر و برکت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ اس کو آج نہیں تو کل ضرور شرمندگی اور ندامت کا موہنہ دیکھنا پڑے گا۔ پس نہائت فروتنی سے کام کرتے چلے جاؤ۔ اپنی کوششوں کے ساتھ بہت رو رو کر دعائیں کرو۔ جو نیک نام اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو دیا ہے۔ ہم اس کو اپنی کسی کمزوری سے ضائع نہ کر دیں۔ ہمارے افعال ارحم الراحمین کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنے رہیں۔ اور ہم ہمیشہ ہمیش کے لئے اس حفیظ و عزیز و رفیق کی گود میں آ جائیں۔ جو اپنے بندوں کی رفاقت کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بداعمالی سے خود اس کو چھوڑ دیں۔

اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے ہماری اسٹیٹ تمام دیگر احمدیہ اسٹیٹوں سے خدمت دین میں اول نمبر رکھتی رہی ہے۔ ہمارا چندہ تمام اسٹیٹوں سے زیادہ ہوتا رہا ہے۔ ہماری تبلیغی مساعی بڑھ رہی ہیں اللہ تعالےٰ کی محض ذرہ نوازی سے علمی حالت نمایاں طور پر دوسری اسٹیٹوں سے بہتر رہتی رہی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ بعض نہائت آوارہ لڑکے یہاں آئے۔ لیکن واپس تہجد گزار ہو کر گئے۔ ان کے والدین نے نہائت شکر گزاری سے اس کا اعتراف کیا۔ کہ نصرت آباد میں ہمارے بچوں کی بہت اصلاح ہو گئی۔ لیکن اب میں کچھ سستی کے آثار پاتا ہوں میرا دل اس لئے مغموم اور متفکر رہتا ہے۔ میں منیجر صاحب اور دیگر منشی صاحبان سے درخواست کرونگا کہ اس پہلو میں بھی جو ہمارا نیک نام ہے اس کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چندہ کے لحاظ سے اب بھی ہم سب سے آگے ہیں۔ لیکن تبلیغی پہلو اور نظام سلسلہ کے تعاون میں سستی نظر آتی ہے۔ اس کو فوراً دور کرنا چاہیئے۔ میں بعض تدابیر بھی سوچ رہا ہوں۔ جس سے اس کمی کو پورا کر سکوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے ہمارا یہاں آنا صرف دنیا کمانے کے لئے نہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے دل بہ یار دست با کار پر ضرور عمل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے سب کارکن نہائت نیک ہیں۔ اکثر ان میں سے تہجد ادا کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے جو سستی کرتے ہیں۔ ان کو ضرور تہجد ادا کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے سب کارکن باقاعدگی کے ساتھ تہجد ادا کریں اور دعاؤں میں لگے رہیں تو وہ دیکھیں گے کہ دین و دنیا میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ تمام لوگوں کے لئے صرف تبلیغ کوئی اثر نہیں رکھتی۔ وہ نمونہ دیکھتے ہیں۔ پس لین دین میں نہائت صفائی کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو ہماری ماتحتی میں دیا ہے۔ ان کے ساتھ بچوں اور عزیزوں والا سلوک کرو۔ تاکہ وہ آپ لوگوں کو اپنا بہی خواہ اور خیر خواہ تصور کریں میں نے پہلے بھی کئی بار تحریری طور پر اور پھر زبانی طور پر منیجر صاحب اور آپ لوگوں کو کہا ہے۔ کہ لین دین کے معاملہ میں قطعاً کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ لوگ احتیاط کا پہلو برتتے ہوئے بے شک میرا حصہ ہاری کو دے دیں۔ لیکن کسی ہاری کا حق میرے لئے حاصل نہ کریں۔ میں ہر ایک اس چیز کو جو کہ ناجائز طور پر حاصل کی جاتی ہے۔ جہنم کا ایندھن تصور کرتا ہوں۔ میں تمام ہاریوں کے روبرو آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ ایسی چیز جو کہ جبر سے زیادتی سے ہاریوں سے آپ لوگ حاصل کریں گے۔ میں اس سے بری ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے جواب دہ آپ لوگ ہوں گے۔ میں نہیں ہوں گا۔ اگر میرے علم میں کوئی ایسی بات جو کہ قانون کے خلاف لی گئی ہے آئے گی میں حقدار کو حق ضرور دلاؤں گا۔ پس اگر کسی پر زیادتی ہوتی ہے۔ تو پہلے منیجر صاحب کو توجہ دلائیں۔ پھر میرے پاس آئیں۔ انشاءاللہ اس کا حق اس کو دلایا جائے گا

اب میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے جس کے لئے ہمارے سید آقا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور جس تعلیم کی تجدید آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں پوری اتباع اور فرمانبرداری کی توفیق دے تاکہ ہم ان انعامات کے وارث ہو سکیں۔ جو اس اتباع اور فرمانبرداری کے واسطہ سے ہم کو ملنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وعدہ فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ہمارے حق میں ہمیشہ ہمیش کے لئے پورا کرتا رہے

لڑکیوں کے لئے کونسی تعلیم مفید ہوسکتی ہے

اخبار الفضل ۲ ہجرت ۱۳۲۲ ہش میں ایک مضمون بعنوان "کالج کی تعلیم اور احمدی طالبات" نظر سے گزرا۔ محترمہ نے یہ درست فرمایا ہے۔ کہ کالج کی پڑھنے والی تمام احمدی طالبات بے پردہ نہیں پھرتیں۔ بلکہ اکثر طالبات نے نہائت عمدہ نمونے دکھائے ہیں۔ انہوں نے کالج میں تعلیم حاصل کی۔ اور وہ احمدیت کی تعلیم کی پابند پردہ دار اور اچھے اخلاق والی نکلیں۔ مگر ہماری جماعت میں کوئی ایسی مثال بھی اس کے خلاف نہ ہونی چاہیئے۔ کہ سفید چادر پر چھوٹے سے چھوٹا سیاہ دھبہ بھی بدزیب نظر آتا ہے محترمہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قادیان میں جو دینیات کلاسز کھلی ہیں وہ بے شک دینی لحاظ سے تو اعلےٰ ہیں۔ لیکن وہاں کی تعلیم یافتہ کو ہم آئندہ نسل کی مکمل ماں نہیں کہیں گے"۔ ان کا یہ خیال سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو نصاب دینیات کلاسز کے لئے رکھا ہے۔ اور جس مقصد کے لئے اس کا اجرا فرمایا ہے۔ وہ ایک لڑکی کو مکمل ماں نہیں بنا سکتا۔ اگر قرآن شریف با ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر۔ احادیث کا مطالعہ کر کے سیرت خاتم النبیین اور خلفاء کی سیرتیں پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب کو ذہن نشین کر کے ایک لڑکی آئندہ نسل کے لئے مکمل ماں نہیں بن سکتی۔ تو کیا کالج کی فضا میں رہ کر